









الفضل  
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نمبر ۷ قادیان دارالامان مورخہ ۲۰ دسمبر ۱۹۳۲ء جلد ۲

# قضیہ کو رو رو اور ہندو تحریک اچھوتوں کا

## گانڈھی جی متوقع برت کے متعلق سناتن بہریوں مخالف خیالات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اچھوتوں کی اصلاح کا مستحسن جذبہ  
پسماندہ اور گری ہوئی اقوام کو انسانی حقوق سے متمتع کرنے اور انہیں ترقی دیتے ہوئے باہم نسبت تک پہنچانے کے لئے جدوجہد کرنا۔ اور اس غرض کے لئے ہر قسم کے وسائل و ذرائع سے کام لینا ایک ایسا نیک کام ہے جسے ہر شریعت اور سمجھدار انسان پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھے گا۔ اور جس شخص کے دل میں بھی بنی آدم کی فلاح و بہبود کا خیال ہوگا۔ لازماً اس تحریک سے ہمدردی کا اظہار کرے گا۔ بلکہ اپنی ہرزنگ کی امکانی کوششیں بھی اس مقصد میں صرف کرنے سے دریغ نہیں کرے گا۔

اچھوتوں کا رت کی تہ میں خود غرضی کی جھلک  
لیکن اس میں بھی مشابہ نہیں۔ کہ خواہ یہ تحریک فی نفسہ کتنی ہی اہم کیوں نہ ہو۔ اور اس میں حصہ لینا خواہ کتنی بڑی ستائش کا انسان کو مستحسن بنانے والا کیوں نہ ہو۔ اگر خود غرضی اور ذاتی مفاد کا حصول اس کی اصل بنیاد ہے۔ یعنی اچھوتوں کی اصلاح کا خیال اس لئے نہیں۔ کہ وہ بھی چونکہ ہماری طرح کے انسان ہیں۔ اس لئے انہیں بھی تمام انسانی حقوق سے متمتع ہونا چاہیے۔ بلکہ اس لئے ہے۔ کہ تا ایک کثیر القعداد قوم کو اپنے ساتھ ملکر مختلف سیاسی فوائد حاصل کئے جائیں۔ اور انہیں ہر دستہ غلامی کی زنجیروں میں جکڑا ہونے دیا جائے۔ تو ایسی تحریک ایک دھوکا اور فریب سے زیادہ حقیقت نہیں کہے گی۔ اور کوئی دانشمند انسان اس قسم کے انسانوں کو بنی آدم کا خیر خواہ کہنے کی جرأت نہیں کرے گا۔

### ہندوؤں کا رویہ

ہندوستانی سیاسیات سے واقف آشنا جانتے ہیں کہ کچھ عرصہ سے آریوں اور ہندوؤں نے اچھوتوں اور ان کی تحریک اپنے ہاتھ میں لے کر نہایت سرگرمی سے اس امر کا پروپیگنڈا شروع کیا ہے۔

کر دیا ہے۔ کہ اچھوت ہمارے بھائی ہیں۔ اور یہ کہ اچھوتوں کی اصلاح کا کام بھی ہندو دھرم کے پیروؤں کا ہی فرض ہے۔ کسی اور قوم کو اس میں حصہ نہیں لینا چاہیے۔ ہمیں اس تحریک سے ہمدردی ہو سکتی تھی۔ بشرطیکہ اس میں خود غرضی کی جھلک نہ پائی جاتی۔ اور بشرطیکہ نہایت تلخ واقعات ہندو ذہنیت کا آئینہ نہ ہو جاتے۔ اور ان حقائق صحیح کو چھپایا نہیں جاسکتا۔ کہ ہندوؤں کے عزائم اچھوتوں کی اصلاح سے متعلق نہیں۔ اور نہ انہیں اس سے کوئی غرض ہے۔ کہ کوئی قوم ہندوؤں میں داخل ہوتی ہے۔ یا نہیں۔ بلکہ انہیں محض اپنے سیاسی غلبہ و تفوق کا خیال ہے۔ اور اسی مراد کے حصول کے لئے وہ اس ہرزنگ زمین دام میں اچھوتوں کو پھانسا چاہتے ہیں۔

### سیاسی تفوق حاصل کرنا کا طریق

کہا جاسکتا ہے۔ کہ یہ محض تمہارے ذاتی خیالات ہیں۔ ان میں سچائی کی بونہیں۔ مگر یہ مگر جمع نہیں۔ واقعات کی تائید ہمارے ساتھ ہے۔ اور وہ واضح طور پر ظاہر کر رہے ہیں۔ کہ ہندو صرف اچھوتوں پر اپنا تسلط جانے کی تدابیر میں مشغول ہیں۔ چنانچہ اس امر کے ثبوت میں مسٹر کیلر کا قول پیش کیا جاتا ہے۔ وہ کہتے ہیں۔

''خود غرضی کے خیال سے بھی یہ ہمارا فرض ہے۔ کہ ہم اچھوتوں اور ہندوؤں کے کام کو ہاتھ میں لے کر اچھوتوں کو جلد از جلد اپنے اندر ملا لیں کیونکہ موجودہ دور حکومت میں تعداد ہی ایسی چیز ہے جس پر حکومت میں نمائندگی کا دار و مدار ہے۔'' (ملاپ ۲۲ جنوری ۱۹۲۷ء)

اسی طرح مسٹر کرم چند دو بار بھی کہتے ہیں۔  
''ہندوؤں کے لئے اچھوتوں اور ان کا مسئلہ زندگی اور موت کا سوال ہے۔ مردم شماری میں ہندوؤں کی تعداد کم ہو رہی ہے۔ جبکہ سناتن اور دیگر اقوام ترقی کر رہی ہیں۔ آج ہر ایک ہندو کا فرض ہونا چاہیے۔ کہ وہ اپنے وقت اور دن کا کچھ حصہ اچھوتوں اور ان کے لئے صرف کرے۔'' (ملاپ ۲۲ جنوری ۱۹۲۷ء)

ان اقتباسات صاف ظاہر ہے۔ کہ ہندوؤں کا منشا اچھوتوں کی اصلاح کی تحریک سے کھینچنا ہے۔ یہ ہے کہ ان کی تعداد میں اضافہ ہو جائے۔ اور حکومت میں نمائندگی انہیں زیادہ حاصل ہو۔ پس یہ خود غرضی ہے۔ نفسانی خواہش ہے ذاتی عزت کے حصول کا خیال ہے۔ اس سے زیادہ اس تحریک کو اور کوئی نام نہیں دیا جاسکتا۔

### ہندو قوم کا وقتی جوش

اچھوتوں اور ہندوؤں کی تحریک میں آج کل نمایاں حصہ گاندھی جی نے لیا ہے۔ مگر ان کا مقصد بھی ہمیشہ یہی رہا۔ کہ ہندو قوم میں اضافہ ہو جائے۔ چنانچہ فرقہ وارانہ تصفیہ کے متعلق وزیر اعظم کے اعلان پر جب گاندھی جی نے برت رکھا۔ تو چونکہ اس وقت گاندھی جی کو موت کے منہ سے بچانے کا سوال درپیش تھا۔ اس لئے سناتنی طور پر کئی جگہوں میں اچھوتوں کے لئے مسزوں کے دروازے کھولے گئے۔ اور اعلان کیا گیا۔ کہ اب اچھوت اور ہندو بھائی بھائی بن گئے ہیں۔ مگر جب گاندھی جی کی جان بچ گئی۔ تو یہ تمام جوش و خروش ٹھنڈا پڑ گیا۔ اور پھر کسی نے اچھوتوں کو پوچھا۔ کہ اب تم کس باغ کی مولیٰ ہو۔

اب پھر گورو دیو ہندوؤں میں اچھوتوں کے واقعہ کے سوا کسی ایک شور برپا ہے۔ اول تو اچھوتوں کو ترقی دینے کا صرف یہ عیلا فرار دینا۔ کہ ایک ہندو کا دروازہ ان کے لئے کھول دیا جائے۔ سرسہر غلط ہے۔ کیونکہ اگر گورو دیو ہندوؤں میں اچھوتوں کو داخل کا حق حاصل بھی ہو گیا۔ تو کیا ایک ہندو کھل جانے سے تمام اچھوتوں کو ترقی حاصل کر سکتی ہیں۔ اور کیا ان کی غلامی کی زنجیریں محض ایک ہندو کی چار دیواری میں داخل ہونے سے کٹ سکتی ہیں۔ اگر نہیں۔ تو اس سوال پر اتنا زور دینا کہ اگر اچھوتوں کو ہندوؤں میں داخل نہ کیا گیا۔ تو گاندھی جی برت رکھ کر ان پر ان تیاگ دیں گے۔ ظاہر کرتا ہے۔ کہ گاندھی جی اور ہندو صرف یہ چاہتے ہیں۔ کہ اس طرح اگر کوئی مستند فائدہ اچھوتوں کو حاصل نہ ہو۔ تو کم از کم اچھوتوں پر یہ اثر ضرور پڑے۔ کہ ہندو ہمارے خیر خواہ ہیں۔ چنانچہ یہی اثر ڈالنے کے لئے اس وقت ہندو سرگرم عمل نظر آتے ہیں۔

### گاندھی جی کے متعلق سناتنیوں کے خیالات

لیکن اس تحریک کا ایک دوسرا پہلو بھی ہے۔ جو اس وقت ہندوؤں کے زیر نظر ہے۔ اور وہ یہ کہ سناتن دھرمی اس تحریک کو کس نظر سے دیکھ رہے ہیں۔ یہ حقیقت بار بار واضح کی جا چکی ہے۔ کہ گاندھی جی کو دید مشائروں کی پرواہ نہیں۔ وہ مشائروں کو دیکھتا ہے۔ اور انہیں کی برائیوں کا مخزن کہہ کر بھی ہمتا مارا رہ سکتے ہیں۔ پس اگر وہ اچھوتوں کے مسزوں میں داخلہ کے سوال پر مذہب کو پس پشت ڈال دیں۔ تو یہ کوئی عجیب بات نہیں سمجھی جاسکتی۔ مگر سوال یہ ہے۔ کہ کیا سناتن دھرمی اس طریق کو برداشت کر لیں گے۔ کیا قدرت پسند ہندوؤں کو جاری ہونے دینگے۔ کیا وہ ہندوؤں کو ایشوری گیان سمجھنے والے پسند کریں گے۔ کہ ان کے سامنے ان کے مذہب کی توہین ہو۔ مگر وہ شس سے مس نہ ہوں۔ جہاں تک سناتن دھرمیوں کا تعلق ہے۔ ہمیں یقین ہے کہ وہ



ایسا نہیں ہونے دینگے کیونکہ مذہب کی قدر و قیمت سے خوب واقف ہیں۔ اور وہ کسی پسند نہیں کر سکتے۔ کہ اس طرح علانیہ توہین مذہب کا ارتکاب کیا جائے۔ خواہ اس تحریک کے بانی گاندھی جی ہی کیوں نہ ہوں۔ ہم چاہتے ہیں۔ کہ اس سلسلہ میں چند سناتیوں کے خیالات پیش کر دیئے جائیں۔ ان سے یہ بھی واضح ہو جائے گا۔ کہ آج کل گاندھی جی کی عزت سناٹن دھرمیوں کے دلوں میں کس قدر ہے۔

**سناتن دھرم پتر کا ملبی کا بیان**

مبئی سے ایک اخبار "سناتن دھرم پتر" کا "مبئی کا بیان" اس میں گاندھی جی کے مجبورہ رت کے متعلق جن خیالات کا اظہار کیا گیا ہے۔ وہ ہر یہ قارئین ہیں۔ لکھتا ہے:-

گاندھی جی نے سوراہیہ کی لاش کو رود کے نزدیک قبرستان میں دفن کر سناتن دھرمیوں کے نام ایک کٹر شیعہ کر کے ارشاد فرمایا ہے۔ کہ معاہدہ پونکے رو سے اچھوت پن کو مٹا دو۔ اعلیٰ ذات کے ہندوؤں۔ اچھوتوں کو اپنے گھروں اور مندروں میں داخل ہونے دو۔ اور اگر گورو واپور کے مندروں میں اچھوتوں کو داخل نہیں ہونے دیا۔ تو میں پھر فاقہ کشی کا رت اختیار کروں گا۔ اچھوت پن ہندو قوم پر ایک بدنامی ہے۔ اور اس کے انہاد کے لئے گاندھی جی نے اس کتب میں لکھا ہے۔ کہ عوام کی بڑی تعداد میری ہم خیال ہے۔ اور میری پشت پر ہے۔ اس بارے میں کہیں بھی اور کسی بھی سیری مخالفت نہیں کی۔ میں ہمیشہ اپنی سیر کے مطابق اور پر ماتا کے حکم سے کام کرتا ہوں۔ میں نے بڑی سیاحت کی۔ کثیر التعداد اشخاص سے ملاخوٹ دعوت اور شادی کا میں غیر مقدم کرتا ہوں اس قسم کی مجلسی پابندیاں ترقی کی راہ میں روک ہیں۔ دیہوں کی چار جلدیں ہیں۔ یہ نصف سوائی ہے۔ یہ کتابیں رشیوں کے تلقین کا کچھ حصہ ہیں۔ میں اپنے آپ کو سناتن دھرمی سمجھتا ہوں۔ اور گیتا پر عامل ہوں۔ اور بائبل۔ قرآن۔ اور زندو دستا کا بھی خوب مطالعہ کیا ہے۔ وغیرہ وغیرہ جن اصحاب کو گاندھی جی کی زندگی اور حقیقت حال سے واقفیت نہیں ہے۔ اور سوراہیہ لفظ کتنے ہیچے انہاد و حد طور پر لکھنے چلے جا رہے ہیں۔ اگر ان کو خدا نے دل جیسی نعمت بخشی ہو۔ تو وہ گاندھی جی کے مذکورہ بالا خیالات سے سمجھ سکتے ہیں۔ کہ گاندھی جی کو سوراہیہ یا ملکی ترقی سے کتنی قسم کا واسطہ نہیں ہے۔ بلکہ وہ ایک قابل جاسوس کی مانند ہندوؤں کے تمام مذہبات کو دل سے شاکر۔ اور ہندو تہذیب اور سناتن دھرم کو بیخ و بنیاد سے اکھاڑ کر باہمی خانہ جنگی کے سامان نہا کر کے ملک میں بے چینی پھیلا نا چاہتے ہیں۔ چنانچہ یہی وجہ ہے کہ گورو واپور کے مندروں کو اگر اچھوتوں کے لئے نہ کھولا گیا۔ تو انہوں نے فاقہ کشی سے جان دینے کی از سر نو دہلی دی ہے۔ شرعی پست نمورن اور ہندوؤں کو اس کا جواب کیا دینا چاہیے۔ اس کا ذکر ہم نے پہلے ہی کر دیا ہے۔ کہ اگر کل کو آپ سرتے ہوں۔ تو آج ہی مر جائیں۔ تو میں کچھ پروا نہیں ہے۔ اور اگر ایسا ہو۔ تو صغوزین

سے ایک ڈگانہ مٹ جانا سمجھیں گے۔ اور اس پر ہم شادمانی کا اظہار کریں گے۔ گاندھی جی بڑی بڑی سیاحت اور لوگوں سے میل تقا کی ڈینگ مارتے ہیں۔ لیکن ہم نے ان سے زیادہ سیاحت کی ہے۔ اور لوگوں سے ربط و ضبط رکھا ہے۔ آپ فرماتے ہیں "میری اس تحریک کی کسی نے بھی مخالفت نہیں کی" یہ بالکل سفید جھوٹ ہے۔ ہزاروں مقالات پر ان کے خلاف عدائے احتجاج مبدی گئی ہے۔ اور ہم نے خود بلیگاؤں مبئی۔ اور بھاؤنگر میں ان کا مقابلہ کیا ہے۔

کاٹھیاواڑ پٹیل کانفرنس کا بائیکاٹ کیا گیا۔ اور جہاں گاندھی جی نے بودو باش اختیار کی ہوئی تھی۔ اس کو گورو وغیرہ سے لپ کر پاک کیا گیا۔ ہم پہلے ہی سے کہتے آئے ہیں۔ کہ جملہ غرابوں کا باعث گاندھی جی ہیں۔ لیکن جو جہالت یا لامبلی کے باعث اس کو نہیں سمجھتے۔ وہ اسباب آنکھیں کھول کر دیکھ لیں۔ کہ گاندھی جی بذات خود مخلوط ضیافت اور مخلوط شادی کو برا نہیں سمجھتے۔ اور پانچاد میں گیتا جی کو لے جا کر اس کے پائے کرنے کی تلقین فرماتے ہیں۔ آپ کو ہندو کس۔ جب کہ سناتن دھرمی آتے ہیں۔ یہ فیصلہ ہندو سے کتنے ہیں۔ اگر اختصار کے ساتھ لکھا جائے۔ تو گاندھی جی کو سناتن دھرم کا بھاری دشمن سمجھتے ہیں۔ اور آپ کا نصیب سناتن دھرم پر کاری فریب لگانا ہے۔ تاکہ ہندوؤں کا نام و نشان صفیہ ہستی سے مٹ جائے۔ اور جس سے مذہبی فسادت رونما ہو۔ اس لئے ہندوؤں کو چاہیے۔ کہ موت کے آخری لمحہ تک تمام خوف و خطر کو خیر باد کہہ سناتن دھرم کی حفاظت میں تمام طاقت صرف کر دیں۔ (سیات ۲۶)

**مقابلہ کی علانیہ دہلی**

یہی اخبار ایک دوسری اشاعت میں لکھتا ہے:-

اب ہم قادیان سناتن دھرم سے دریافت کرتے ہیں۔ کہ گاندھی جی علانیہ طور پر سناتن دھرم سے فسادت کر رہے ہیں جس سے تمہارا دھرم تسخس ہو جائے۔ کیا آپ کو منظر ہے۔ گاندھی جی اچھوتوں اور مسلمانوں کے ساتھ ہم پیالہ دوہم نوالہ ہونے کی تلقین کر رہے ہیں۔ اور ساتھ ہی وہ یہ بھی چاہتے ہیں۔ کہ مندروں میں چوہڑے چارہ داخل ہو جائیں۔ اور سناتن دھرم کے چاروں قلوں پھو اچھوت بسا و چارہ زہر کھانا پینا۔ اور شادی بیاہ وغیرہ پر تہ بول دیا جائے جس پر گاندھی جی نے اپنی تمام طاقت لگا دی ہے۔ کیا تمہیں پتر کی مانند بے حس و حرکت رہنا چاہیے۔ اسے ہندوؤں تمہارا زوال ہو چکا ہے۔ اور یہ سب تمہاری غفلت شکاری اور کمزوری کے باعث دیکھنا پڑا ہے۔ کیا آپ کو یہ اصول یاد نہیں ہے۔ کہ موت سے مرنا بہادر کی موت مرنا ہزار درجے بہتر ہے۔ ہاں لے ہر ایک سناتن دھرمی ہندو کا فرض ہے۔ کہ وہ میدان میں اتر آئے پھر ایک گاندھی کیا ہزار گاندھی ہی تمہارا بال بیکار کر سکیں گے۔ گاندھی اور ان چیلوں کو بتا دو۔ کہ تم ہی نہیں ہی نہیں (المان ۱۵ دسمبر)

**ایچم کے اچار یہ کا اعلان**

اسی ضمن میں ایم۔ کے اچار یہ کا ایک بیان بھی دلچسپی سے پڑھا جائیگا وہ لکھتے ہیں۔

مندروں داخلہ کے متعلق جو ریفرنڈم لیا جا رہا ہے۔ وہ محض دھوکا ہے۔ گاندھی جی کے چیلوں کی طرف سے ایک ناجائز بات ہو رہی ہے۔ اور کہ اس کا فیصلہ سناتن دھرمیوں کے لئے قابل قبول نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ مذہبی اعتقادات کا فیصلہ دو لوگوں سے نہیں ہوا کرتا۔ پھر لکھتے ہیں: ہر سناتن دھرمی کا فرض ہے۔ کہ گاندھی جی کی اس غیر مذہبی اور ادھیک تحریک کا مقابلہ کرنے میں قربان ہو جائے ہم اس طرح ہندو مندروں کو بھر شٹ ہونا نہیں۔ دیکھ سکتے (پرتاپ ۱۶ دسمبر)

اس طرح ایک الشروہ کے دوران میں آپ نے کہا کہ اگر گورنٹ نے کوئی ایسا قانون بنا دیا۔ جس میں اچھوتوں کو مندروں میں داخلہ کی اجازت ہوگی۔ اور اس قانون کے ماتحت اچھوتوں نے مندروں میں داخل ہو کر اپنا حق جتایا۔ تو فرقت دارانہ فسادات ہونگے جس میں خون خرابہ بھی شامل ہے (پرتاپ ۱۶ دسمبر)

خود گاندھی جی کو اس بات کا اقرار ہے۔ کہ اس تحریک کے دوران میں کئی غصے سے بھرے ہوئے خطوط انہیں پہنچے۔ جن میں اس امر کا ذکر کیا گیا ہے۔ کہ اس طریق سے میں ہندو دھرم کو بھر شٹ کر دتا ہوں! (پرتاپ ۱۶ دسمبر)

**سناتن دھرمیوں میں عظیم الشان بے حسنی**

غرض گاندھی جی کی اس تحریک نے سناتن دھرم کے پیروؤں میں ایک عظیم الشان بے حسنی پیدا کر دی ہے۔ اور وہ محسوس کر رہے ہیں۔ کہ یہ مسخری اور واضحاً ان کے مذہب میں دست اندازی ہے۔ اور اسی لئے وہ ہر فریبانی کر کے بھی اپنا یہ حق چھوڑنے کے لئے آمادہ نظر نہیں آتے معلوم نہیں۔ پر وہ غیب سے کیا طور پر ہونے والا ہے۔ لیکن اس میں شبہ نہیں۔ کہ اس طریق پر کام کرنے سے عالمگیر بے حسنی اور اضطراب غرور پھیلے ہوئے ہیں۔ اور کچھ بعید نہیں۔ اس کے نتیجے میں فسادات ہوں۔ اور بعض جگہ کشت و خون تک بھی نوبت پہنچ جائے۔

ابھی تک جو حالات ظاہر ہوئے ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے کہ دوش لینے میں بھی دیانتداری سے کام نہیں لیا جاتا۔ بلکہ زور و سحر را جگو پال آچار یہ کو ایک تار بھیا ہے۔ جس میں تنکایت کی ہے۔ کہ اچھوت ادھارک کارکن عام لوگوں کو ڈراتے اور دھمکتے ہیں اور اس طرح ان سے دستخط کراتے ہیں۔ (پرتاپ ۱۵ دسمبر)

غرض ایک طرف گاندھی جی کے چیلے اس کوشش میں مصروف ہیں۔ کہ گورو واپور مندر کے دروازے اچھوتوں کے لئے کھل جائیں۔ اور اس مقصد کے لئے وہ ہر ذریعہ سے کام لے رہے ہیں۔ زور و باؤ ڈالنا جارہا ہے۔ اور مختلف اکنات سے اسے میوریل بھیجے جا رہے ہیں۔ دوسری طرف سناتن دھرمی مریشٹے کے لئے تیار ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ کہ ہم کبھی اس داخلہ کو برداشت نہیں کر سکتے۔ غرض دونوں تو میں برس بیکار ہیں۔ اور دنیا اس جھگڑے کے انجام کی منتظر ہے۔ اگر اچھوتوں نے اس موقع پر جلد بازی سے کام لیتے ہوئے اپنے نفع و نقصان کو سمجھنے کی کوشش نہ کی۔ تو ہمیں خطرہ ہے۔

وہ لکھتے ہیں۔



# حضرت سید محمد امجد علیہ السلام کی زندگی کا بیان

## کون سے جو میرے سوانح زندگی میں نکتہ چینی کر سکتے ہیں!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

### احادیث صحافت کا ثبوت

حضرت سید محمد علیہ السلام کی صداقت معلوم کرنے کے لئے اگر کوئی شخص قرآن مجید کے علاوہ احادیث صحیحہ پر غور کرے تو اسے معلوم ہو گا کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تلامذہ ہونے معیاروں کے ماتحت بھی حضرت سید محمد علیہ السلام کی صداقت اور استباز مآثور ثابت ہوتے ہیں۔

### رسول کریم کے متعلق قریش کی گواہی

احادیث میں آتا ہے۔ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر یہ وحی الہی نازل ہوئی کہ یا ایہا المدثر قم فانذر وریاک فکبر یعنی اے مدثر اٹھ لوگوں کو ڈرا۔ اور اپنے رب کی بڑائی کا اظہار کر۔ تو آپ نے اس زمانہ کے مرد و عورتوں کے مطابق عفا پہاڑی پر چڑھ کر قریش کے مختلف قبائل کو نام لے لے کر بلانا شروع کیا۔ اور جب تمام لوگ اکٹھے ہو گئے۔ تو آپ نے فرمایا۔ اذرعیتکم ان اخبرتکم ان خبیلاً تخرج صفحہ ہذا للجبیل اکنتم مصدقہ یعنی تم بتلاؤ۔ اگر میں تمہیں یہ کہوں کہ اس پہاڑی کے چبھے سے دشمن تم پر ایک لشکر جبار کے ذریعہ حملہ آور ہونے والا ہے۔ تو کیا تم میری بات کی تصدیق کر دے گے لکھا ہے۔ اس وقت سب نے بالاتفاق کہا۔ نعم ماجا بنا علیک کذباً (بخاری) ہاں ہم یقیناً تیری تصدیق کریں گے۔ کیونکہ آج تک کبھی ہم نے تجھے جھوٹ بولنے نہیں پایا۔ اس پر آپ نے فرمایا۔ جب تمہیں میری صداقت پر ایسا ہی اعتماد ہے۔ تو لو سنو اللہ تعالیٰ کا عذاب آنے والا ہے۔ بتوں کی پرستش چھوڑ دو اور ایک خدا کی عبادت میں لگ جاؤ۔ کیونکہ خانی نذیر لکم ہیں یدعی عذاب شدید۔ میں عذاب شدید سے پہلے تمہارا پاس بطور نذیر اور ڈرانے والے کے بھیجا گیا ہوں۔

اگرچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس دعوت کا اس وقت ان لوگوں نے انکار کر دیا۔ اور ابولہب نے یہاں تک کہہ دیا کہ تبألک الہذا جمعنا یعنی تجھ پر ہلاکت ہو۔ کیا اسی لئے تو نے ہمیں اکٹھا کیا تھا۔ مگر بہر حال قریش کے متفقہ اقرار سے آنا ضرور ثابت ہو گیا۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم کی دعوت نے نبوت سے پہلی زندگی ایسی پاکیزہ بے عیب اور بے نقص تھی۔ کہ کسی ایک شخص کو بھی باوجود مخالفت اور عداوت کے آپ کی مقدس زندگی پر حوت رکھنے کا موقع نہ ملا۔ پس رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی بے عیب زندگی کو ان کے سامنے بطور ثبوت صداقت پیش کیا۔ اور جب انہوں نے اقرار کر لیا۔ کہ آپ نے آج تک کبھی جھوٹ نہیں بولا تو آپ نے اپنا دعوت پیش کیا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ صداقت اور راستباز مآثور کی دعوت سے پہلی زندگی ہر قسم کے عیب سے پاک ہوتی ہے۔ اور نہ صرف یہ کہ دشمن اس میں کوئی نکتہ چینی یا عیب گیری نہیں کر سکتا۔ بلکہ وہ اس مدعی کی ابتدائی زندگی کی پاکیزگی پر یقین رکھتا۔ اور اس کا وقت برا ظہار بھی کر دیتا ہے۔

### رسول کریم کا حکم بنایا جانا

اس کی کئی مثالیں ہم رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی میں دیکھتے ہیں۔ آپ نے اپنی پاکیزگی۔ نیکی اور تقویٰ کی وجہ سے اہل عرب میں اس قدر نام پیدا کر لیا تھا۔ کہ تمام لوگ آپ کو الامین کہہ کر پکارتے۔ اور بسا اوقات اپنے جھگڑوں اور جنگات جمل کے موقع پر آپ کو حکم تجویز کرتے۔ چنانچہ اس کا ثبوت یہ ہے۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں ایک دفعہ کعبہ کی عمارت کو کسی وجہ سے نقصان پہنچ گیا۔ اس لئے قریش نے پرانی عمارت کو گر کر اسے از سر نو تعمیر کرنے کا ارادہ کیا۔ اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بنیادوں پر اس کی دوبارہ تعمیر شروع کی۔ اسی سلسلہ میں جب قریش حجر اسود کی جگہ پر پہنچے۔ تو ان میں اس بات پر سخت جھگڑا ہو گیا۔ کہ کون اسے اس کی اصل جگہ پر رکھے۔ قبیلہ چاہتا تھا۔ کہ یہ عبادت اسے ہی حاصل ہو۔ اور اس کے لئے وہ لڑنے مرنے کو بھی تیار ہو گئے۔ چنانچہ زمانہ جاہلیت کے دستور کے مطابق ایک خون سے بھرے ہوئے پیالہ میں سب نے انگلیاں ڈبو کر قسمیں کھائیں۔ کہ لڑا کر مر جائیگا مگر اس عزت کو اپنے قبیلہ کے سوا اور کسی میں جانے نہیں دیں گے۔ اس جھگڑے کی وجہ سے تعمیر کعبہ کا کام کئی دن بند

۱۔ آخر ابو امیر بن معیرہ نے تجویز پیش کی۔ کہ جو شخص آج سب سے پہلے بیت اللہ میں آنا دکھائی دے۔ وہ اس جھگڑے کا حکم بن کر فیصلہ کرے۔ اللہ تعالیٰ کی قدرت کہ اس دن سب سے پہلے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نمودار ہوئے۔ آپ نے دیکھتے ہی تمام لوگ پکاراٹھے۔ کہ "امین امین" اور سب نے کہا۔ کہ اس کے فیصلہ پر راضی ہیں۔ آپ نے اللہ تعالیٰ کی تائید سے ایسا اچھا فیصلہ کیا۔ کہ سرور ان قریش آپ کی دانا پردننگ رہ گئے۔ آپ نے ایک چادر لی۔ اور حجر اسود کو اٹھا کر اس پر رکھ دیا۔ پھر تمام قبائل قریش کے رؤسا کو چادر کے چاروں کونے پکڑوا دیئے۔ اور اٹھانے کا حکم دیا۔ جب حجر اسود کی اصل جگہ پر پہنچے۔ تو آپ نے ہاتھوں سے اٹھا کر اس کی اصل جگہ پر رکھ دیا۔ اور اس طرح کسی کو بھی شکایت پیدا نہ ہوئی۔

قرض رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ابتدا چالیس سالہ زندگی ایسی پاکیزہ اور مطہر تھی۔ کہ نہ مرد۔ نہ عورت۔ نہ امین کہہ کر پکارتے۔ بلکہ اپنے جھگڑوں میں حکم ہی ٹھہراتے۔

### ابوسفیان کی شہادت

آپ کی ابتدا چالیس سالہ زندگی کے پاکیزہ ہونے کا اس سے بھی پتہ چلتا ہے۔ کہ ہر قتل بارشاہ نے ایک دفعہ جو سفیان سے جو اس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دشمن تھا۔ پوچھا۔ کہ ہل کنتم قتھم و نہ بالکذ قبل ان ليقول ما قال یعنی کیا اس دعوت سے پہلے میں تم نے اس کی کسی بات میں جھوٹ کی آمیزش دیکھی ہے اس کا جواب جزا کے اور کوئی نہ دے سکا۔ اور اسے اقرار کرنا پڑا۔ کہ آپ کی پہلی چالیس سالہ زندگی نہایت ہی بے عیب اور مطہر ہے۔

### ابو جہل اور امیہ بن خلف کا قول

پھر آپ کی زندگی کے پاکیزہ ہونے کا اس سے بڑھ کر اور کیا ثبوت ہو سکتا ہے۔ کہ ابو جہل جیسا معاند آپ کو کہتا تھا۔ انا لا نکذبک و لکن نکذب ما جئت بہ یعنی ہم تیری تکذیب نہیں کریں گے بلکہ اس بات کی تکذیب کرتے ہیں جسے تو ہمارے سامنے پیش کرتا ہے۔ امیہ بن خلف آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خطرناک دشمن تھا۔ اسے جب حضرت سعد بن معاذ نے خبر سنائی۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ پیشگوئی فرمائی۔ کہ تو قتل ہو جائے گا۔ تو اس کے اوسان خطا ہو گئے۔ اور بیوی سے جا کر کہنے لگا۔ واللہ لیکذب محمد اذا حدث۔ خدا کی قسم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جیسا بھی بات کرتا ہے۔ اس میں جھوٹ نہیں ہوتا۔

### النظر بن الحارث کی زبردست شہادت

اسی طرح النظر بن الحارث آپ کا اشد مخالف تھا۔







# مسیحی مذہب نبوت کے حالات

## ابتدائی عمر

دین عیسوی کی بوجھوں سے آگاہ اور ناظرین کے مہربانی میں اصفافہ کرنے کے لئے آج ہم ایک مسیحی مذہب نبوت کے حالات درج کرتے ہیں۔ مشرق میں انگلستان کے علاقہ ڈیون شائر میں ایک کسان کے ہاں ایک لڑکی پیدا ہوئی جس کا نام اس کے والدین نے جو ہنسا سوٹھ کاٹ رکھا۔ اس کے بچپن اور ابتدائی عمر کا کوئی خاص واقعہ قابل ذکر نہیں۔ اس کے لئے اس کے کہ وہ ایک سردار کی دکان پر ملازم تھی۔ کچھ عرصہ تک تو آرام سے کام کرتی رہی لیکن ایک ایک خدا معلوم کیا سوا۔ کہ اس نے الہام و وحی کا دعویٰ کر دیا۔

## دعویٰ اور نبوت کا مقصد

اس کا دعویٰ تھا کہ اس کے پیدا ہونے پر فرشتوں نے بہت خوشی منائی تھی۔ اور خدا تعالیٰ کی محبت بچپن سے ہی اس کے دل میں درایت کی گئی ہے۔ کتاب مکاشفات میں جس عورت کا ذکر ہے جسے داہن اور برہ کی بیوی کہا گیا ہے۔ اور جس کے متعلق لکھا ہے کہ وہ سورج میں بیوس ہوگی۔ وہ وہی تھی۔ وہ کہتی تھی کہ میں اس لئے آئی ہوں کہ تانگوں کو مطلع کروں۔ کہ مسیح کی آمد ثانی نزدیک ہے۔ اور دنیا کو اسے ملتے کے لئے تیار کروں۔

## الہام کی کیفیت

لکھا ہے کہ جب بھی اسے الہام ہونے لگتا۔ تو اس کے اندر ایک جوش کی کیفیت پیدا ہو جاتی۔ ایسے وقت میں اس کا پرانی سکرٹری اس کے پاس موجود ہوتا۔ اور نہایت احتیاط کے ساتھ اس کی زبان پر جاری شدہ الفاظ لکھتا جاتا۔ ایامات کے متعلق کہا جاتا ہے کہ وہ نہ صرف دعوے کے قواعد کے ماتحت غور ہوتے بلکہ بیجا مضمون بھی لغو اور مضحکہ خیز ہوتے تھے۔ اور وہ ایک بے ہودہ قسم کی نظم ہوتی۔

## بعض پیشگوئیاں

اس کے حالات قلمبند کرنے والوں نے اس کی بعض پیشگوئیاں بھی لکھی ہیں۔ جن میں سے دو اہم پیشگوئیوں کا ذکر یہاں کیا جاتا ہے اس کی زندگی میں پولین بونا پارٹ کی دہشت سے مقام یورپ کانپ رہا تھا۔ اور اس کی طرف سے ہر وقت انگلستان پر حملہ کا خوف لگا رہتا تھا۔ جو ہنسا نے پیشگوئی کی تھی۔ کہ نیولین ساحل انگلستان پر ضرور پونچھے گا۔ لیکن میرے ایک پیرو کے ہاتھ سے قتل کر دیا جائیگا۔ اسی طرح ایک پھانسی پانے والی عورت

کے متعلق اس نے کہا تھا۔ کہ وہ سترائے پھانسی دینے والے کے ہاتھ سے مجھ پر ترقی پونچھ سکے گی۔ لیکن یہ دونو پیشگوئیاں غلط نکلیں۔ نہ تو پولین انگلستان میں آسکا۔ اور نہ ہی وہ عورت سترائے پھانسی سے بچ سکی۔ اس کی باقی پیشگوئیوں کے متعلق بھی عام طور پر یہ خیال ہے کہ وہ پوری نہیں ہوئیں۔ بلکہ عام لوگ تو ان کی زبان پر کچھ تسلیم نہیں کرتے۔

## گناہوں کی بخشش کا دعویٰ

یہ عورت دعویٰ کرتی تھی کہ مجھے خدا تعالیٰ نے یہ قدرت عطا کی ہے کہ جسے چاہوں بخش دوں۔ اس کے لئے اس نے بے ڈھنگی سے عبارات بہت سے کاغذوں پر لکھ رکھی تھی۔ جن کا ترجمہ یہ ہے۔ "خدا کی مہر کی ہوئی۔ چنی ہوئی۔ اس قیمتی آدمی کی کامیابی۔ زندگی کے درخت کا وارث ہونے کے لئے۔ خدا کا وارث اور تعلقات قائم رکھے۔ تھی کہ اس کی حالت کا اندازہ کرنے کے بعد جن لوگوں کو وہ بخشش کا مستحق سمجھتی۔ انہیں ایک مہر لگا کر ایک کاغذ دیدیتی۔ اور اس کا قول لکھا۔ کہ جو شخص اس کاغذ کو اپنے پاس رکھیگا۔ وہ دونوں جہان کے مصائب سے بچ جائیگا۔

## مہر کہاں سے آئی

جو مہر اس بخشش نامہ پر لگائی جاتی تھی۔ اس کے متعلق اس کا بیان تھا۔ کہ جب خدا کی طرف سے مہر لگا کر مجھے ایسے پر دئے عطا کرنے کا حکم ہوا۔ تو میں حیران تھی۔ کہ یہ مہر کہاں سے آئیگی اس پر اس فرشتہ نے کہا۔ کہ وہ تیری منہ دہی میں ہے چنانچہ جب میں نے اسے کھول کر دیکھا۔ تو اس میں یہ لکھی تھی۔ حالانکہ اس کا قیل وہاں کوئی ایسی چیز تھی۔ یہ مہر دراصل ایک انگلی تھی جس پر (جے۔ سی) یعنی اس کے نام کے پہلے حروف کندہ تھے۔ اور دو ستاروں کے نشان بنے ہوئے تھے۔ اس کے نزدیک ان میں خود ایک مچھو ہنسا۔ ایک دن اس نے اعلان کیا۔ کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ رات بارہ بجے سے قبل بادشاہ اور اس کی آدھی رعایا کو جو اس کی دفاع رہے بخش دوں۔

## جو ہنسا اور شیطان کی ملاقات

جو ہنسا کا بیان ہے کہ جب میں کثرت کے ساتھ لوگوں کو بخشنا شروع کیا۔ تو شیطان بہت تمسایا۔ اور وہ سخت غصہ کی حالت میں ایک دن میرے پاس آیا اور کہا۔ کہ اگر تو اس حرکت سے باز نہ آئیگی۔ تو میں تجھے کھولے کھولے کر ڈالوں گا۔ کیونکہ تو میرے راستہ میں ایک کانٹا ہے۔ اور یہی بہت کچھ برا بھلا کہا خود اس کا بیان ہے کہ شیطان نے مجھے ان الفاظ میں مخاطب کیا۔ "اوبے جیا تو ہمیشہ خدا کی خوش آمد کرتی رہتی ہے۔ تاکہ وہ تیرا دوست بنا رہے۔ مجھے ایسے کمینہ اور مکاری کے کاموں سے نفرت ہے۔ اور بد ذات اپنی یعنی زبان کو جو تیری کی طرح چلتی ہے بند کر۔ خدا کو بھی عجیب سوچتی ہے کہ اس نے ایک بے ہودہ عورت کو اس لئے چنا ہے کہ وہ مجھ سے بحث کر کے ہارے اور نیچا دکھائے"

اور مجھے بولنے ہی نہ دے۔" اسی پر اکتفا نہیں بلکہ شیطان نے اسے سخت ستانا اور تنگ کرنا شروع کیا۔ حتیٰ کہ مجبور ہو کر اسے خدا سے دعا مانگنی پڑی۔ کہ وہ شیطان کی زبان بند کر دے۔ اور اسے زنجیروں میں جکڑ دے۔ چنانچہ اس کا بیان ہے کہ اس دعا کے بعد میرا سر جھکا لیا اور میں ظلمت سے آزاد ہو گئی

## ایک اور نبی

اس کی زندگی میں ایک اور شخص نے بھی نبوت کا دعویٰ کیا۔ اور اپنے آپ کو مسیح کا تعبی ظاہر کرنے لگا۔ وہ کہتا تھا کہ خدا نے اسے یورپیوں کی طرف بھیجا ہے۔ جو مغرب پر دشمن پر قابض ہو جائیں گے۔ جو ہنسا نے اس شخص کی مخالفت نہیں کی اور نہ ہی اس کے دعویٰ کا انکار کیا۔ بلکہ اس کے ساتھ دوستانہ کامیابی۔ زندگی کے درخت کا وارث ہونے کے لئے۔ تھی کہ اس کی حالت کا اندازہ کرنے کے بعد حکومت نے اسے پاگل خانہ بھجوا دیا۔ اس پر جو ہنسا نے اعلان کیا۔ کہ اگر اسے آزاد نہ کیا گیا۔ تو انگلستان برباد ہو جائے گا۔ لیکن اس کی یہ پیشگوئی بھی غلط ثابت ہوئی۔ نہ ہی وہ آزاد ہوا اور نہ ہی انگلستان پر کسی قسم کی تباہی آئی۔

## عام قبولیت

اس عورت کو اپنی زندگی میں جو کامیابی ہوئی۔ وہ اس زمانہ میں انگلستان کے پگٹ اور امریکہ کے ڈوئی سے کہیں زیادہ ہے۔ پگٹ کے پیرو تو بہت ہی کھوٹے تھے۔ لیکن ڈوئی کے پیروں کی تعداد دس ہزار کے قریب بیان کی جاتی ہے۔ لیکن جو ہنسا کے ماننے والوں کی تعداد ایک لاکھ سے زیادہ بیان کی جاتی ہے۔ اس کی زندگی سے متعلق اور بھی بہت سے عجیب و غریب اور نہایت دلچپ واقعات ہیں۔ جن کا ذکر آئندہ اثامت میں کیا جائیگا۔ اور بتایا جائیگا۔ کہ وہ یورپ جو خدا تعالیٰ کی ہستی سے بھی منکر ہیں۔ آج سے صرف ایک صدی قبل کیسے کیسے توہمنا اور ضلالت عقل باتوں پر قائم تھا۔

# آل انڈیا کشمیری کے وکیل کی مساعی حمیلہ

قاضی عبدالحمید صاحب بی۔ اے ایل ایل جی جنہیں آل انڈیا کشمیری کی طرف سے مقدمہ جنگ گرنہ قضا سب میں لزمان کی طرف سے پیروی کے لئے پونچھ بھجوا لیا گیا تھا۔ وہ بذریعہ برقی پیغام اطلاع دیتے ہیں کہ اس مقدمہ میں خدا کے فضل سے جلد لزمان جو قضا میں پانچ تھے۔ برسی ہو گئے ہیں۔ فالحمد لله علی ذلک قاضی عبدالحمید صاحب کی مساعی اس معاملہ میں بہت قابل شکر ہیں

آل انڈیا کشمیری کے وکیل کی مساعی حمیلہ



# مطلوبین کشمیر کی مدد کے لیے ایک

حضرت خلیفۃ المسیح اثنی عشری ایفہ اللہ بنصرہ العزیزہ مغلوبین کشمیر کی امداد کے لیے اپنی جماعت کو فراہمی چندہ کی تحریک کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

”میں نے اپنے نفس سے اقرار کیا ہے۔ اور طریق بھی یہی ہے کہ مومن جب کوئی کام شروع کرے۔ تو اسے ادھورا نہ چھوڑے۔ میں نے کشمیر کے مسلمانوں سے وعدہ کیا ہے۔ کہ جب تک کامیابی حاصل نہ ہو جائے۔ خواہ سو سال لگیں۔ ہماری جماعت ان کی امداد کرتی رہے گی۔ اور آج میں اعلان کرتا ہوں۔ کہ کل پر سو اتر سو سال۔ دو سال۔ سو۔ دو سو سال جب تک کام ختم نہ ہو جائے۔ ہماری جماعت کام کرتی رہے گی۔ یہ ہمارا کشمیر کے مسلمانوں سے وعدہ ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں ایک حبشی غلام نے ایک قوم سے یہ معاہدہ کیا تھا۔ کہ فلاں فلاں رعایتیں تمہیں دی جائیں گی۔ جب اسلامی فوج گئی۔ تو اس قوم نے کہا۔ ہم سے تو یہ معاہدہ ہے۔ فوج کے افسر اعلیٰ نے اس معاہدہ کو تسلیم کرنے میں ریت دھل کی تو بات حضرت عمر کے پاس گئی۔ انہوں نے فرمایا مسلمان کی بات چھوٹی نہیں ہوتی چاہیے۔ خواہ غلام ہی کی ہو۔ مگر یہ غلام کا نہیں بلکہ جماعت کے امام کا وعدہ ہے۔ پس ہماری جماعت کو مسلمانان کشمیر کی امداد جاری رکھنا چاہیے۔ جب تک کہ ان کو اپنے حقوق حاصل نہ ہو جائیں۔ خواہ اس کے لئے کتنا عرصہ لگے۔ اور خواہ مانی اور خواہ کسی وقت جانی قربانیاں کرنی پڑیں۔“

جماعت کو تحریک کی گئی تھی۔ کہ اس کام کے لئے دوسروں سے بھی روپیہ وصول کریں۔ اس بارے میں جو کچھ معلوم ہوا۔ اس سے مجھے افسوس بھی ہے۔ اور خوشی بھی۔ افسوس تو اس لئے۔ کہ کام کے رک جانے کا اندیشہ ہے۔ اور خوشی اس لئے کہ ہماری جماعت کے لوگوں میں فیرت پائی جاتی ہے۔ کسی دوستوں نے کہا کہ کشمیر کے لئے ہم چندہ لے لیجئے۔ مگر دوسروں سے نہ منگاویئے میں نے انہیں لکھا۔ کہ خدا کے لئے مانگنا بھی ثواب کا کام ہے ہماری جماعت کے لوگوں کو یہ ثواب بھی حاصل کرنا چاہیے۔ کہ دوسرے سے مسلمانان کشمیر کی امداد کے لئے روپیہ وصول کریں۔ ہر جگہ کی چھانٹیں یہ کوشش کریں۔ اور چندہ لے بیجوائیں۔ تاکہ کام جاری رہے۔ بہر حال ہم نے یہ کام چلانا ہے۔ اگر دوسرے لوگوں سے وصول نہ کریں گے۔ تو خود دینا پڑے گا۔ مگر میں چاہتا ہوں۔ اس کام میں دوسروں کی ہمدردی بھی حاصل کی جائے۔ اور یہ اس طرح ہی حاصل ہو سکتی ہے کہ ان سے چندہ لیا جائے

پس امرار سے بھی اس کام کے لئے چندہ مانگو۔ اور اس کام کی اہمیت ان پر ظاہر کرو۔ لیکن اگر کوئی چندہ نہ دے تو کہہ دو ایک پلیسہ ہی دیدو۔ اگر یہ بھی نہ دے تو کہہ دیا جائے میں آپ کی طرف سے دے دیتا ہوں۔ یہاں تک کہ اس کی چھپی ہوئی فیرت ظاہر ہو جائے اور اس کام میں حصہ لینے لگ جائے؟

حضرت ایدہ اللہ بنصرہ العزیزہ کے اس ارشاد سے ظاہر ہے کہ ہماری جماعت کے اجاب کو دوسرے مسلمانوں سے بھی چندہ کشمیر یا صراہ وصول کرنا چاہیے۔ اور اس وقت تک اسے بند نہیں کرنا چاہیے۔ جب تک کہ کشمیر کا کام ختم نہ ہو جائے۔ اس سلسلہ میں اجاب کو یہ بات یاد رکھنی چاہیے۔ کہ وہ جو چندہ مسلمانوں سے وصول کریں۔ روپیہ بھیجئے وقت اس کی تفصیل کو پن پر یا علیحدہ خط کے ذریعہ لکھ دیا کریں۔

علاوہ ازیں ایسی اطلاع حضرت خلیفۃ المسیح اثنی عشری ایفہ اللہ بنصرہ العزیزہ کے حضور یا براہ راست۔ ذمہ نائل سکریٹری آل انڈیا کشمیر کیڈی کو بھی دیدیا کریں۔ (ذمہ نائل سکریٹری قادیان)

## کشمیر کی بیویوں کی مالی امداد

۱۱) کوئی سیدہ شجاعت حسین صاحبہ اور سیر غازی پور نے۔ ۱۹۱۷ء کی دوسری قسط علاوہ۔ ۲۵/۱ کی پہلی قسط کے مسلمانوں سے وصول کر کے ارسال کی ہے۔ اور لکھا ہے۔ میں آج کل بیمار ہوں۔ گو مسلمانوں کے کسی قسم کا چندہ وصول کرنا اس وجہ سے کہ وہ دینے کے عادی نہیں۔ کارے دار ہے۔ لیکن حضرت کے ارشاد کی تفصیل میں حتی الوسع کوشش کر رہا ہوں۔ آپ میرے لئے حضرت کے حضور میں دعا کی درخواست کریں۔ اس چندہ کی تفصیل یہ ہے

- والدہ سیدہ شجاعت حسین صاحبہ۔ والدہ معظمہ صاحبہ
- طفیل احمد میاں صاحبہ۔ منشی محمد عبدالحمید صاحبہ
- عم۔ محمد ظہور زمان صاحبہ۔ منشی محمد طفیل صاحبہ
- منشی افضاق حسین صاحبہ
- عم۔ محمد شائق صاحبہ
- منشی غلام رسول صاحبہ
- عم۔ محمد شائق صاحبہ
- منشی محمود حسین صاحبہ
- سیدہ ظہیر حسین صاحبہ۔ شاہ محمد میاں صاحبہ
- عم۔ مولوی عبدالستار صاحبہ
- رحمت اللہ صاحبہ
- ان صاحبان سے ۲۵/۱ روپے۔ ۱۱/۱۲ روپیہ اپنے پاس سے ملانے۔ ۲۷/۱ روپے ارسال کئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزا خیر عطا فرمائے۔

۱۲) بیٹورہ اضر لقیہ سے کوئی بابو محمد جمیل صاحب نے۔ ۱۱/۱۲ شنگ مسلمانوں سے وصول کر کے اس ماہ میں داخل خزانہ کرتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ دو سو شنگ اس کے قبل

عرسہ چھ ماہ ہوا۔ ہندوچہ بابو اکبر علی خاں صاحب مہاسہ ارسال کیا گیا تھا۔ بیٹورہ کی احمدیہ جماعت جو قبیلے تعدا پر مشتمل ہے۔ اپنا چندہ کشمیر فنڈ متواتر باقاعدہ اور باشرح دے رہی ہے۔ اور دوسرے مسلمانوں سے بھی وصول کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے چنانچہ کئی ایک اجاب نے باقاعدہ ماہوار چندہ ادا کرنے کے واسطے نام لکھوائے ہیں۔ ان رقموں کا اعلان اخبار میں کرتے ہوئے حضرت کے حضور میرے اور احمدیہ اجاب بیٹورہ اور چندہ وسیطہ صاحب کے لئے دعا کی درخواست کریں۔

۱۳) جماعت احمدیہ گجرات کے امیر ملک برکت علی صاحب نے اطلاع دی ہے۔ کہ گذشتہ ایام میں چندہ کشمیر کی تفصیل میں کوشش نہیں کر سکا۔ اب کوشش کر رہا ہوں۔ لجنہ امداد اللہ گجرات نے لہذا اس کی رقم بطور چندہ کشمیر وصول کر کے مجھے صاحب کو دیدی ہے لجنہ امداد اللہ کی کوششوں کا شکریہ ہے۔

اس چندہ کو حضرت خلیفۃ المسیح اثنی عشری ایفہ اللہ تعالیٰ کے شاہکار تک پہنچانے کے لئے ابھی بہت سعی کی ضرورت ہے۔ کیونکہ چندہ حسب مطالبہ پورا نہیں آ رہا۔ (ذمہ نائل سکریٹری قادیان)

## ثواب میں حصہ لینے کا بہترین موقع

مومن کے فرائض میں سے ایک یہ بھی ہے۔ کہ اپنے بھائیوں کو فیک کی تحریک کرتا رہے اور اس کو اپنے فرائض سے غافل نہ ہونے دے چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ تعالیٰ کی وحی کے مطابق وصیت کا سلسلہ شروع فرمایا ہے اس لئے وصیت کے متعلق دوستوں میں تحریک کرنا اور اللہ تعالیٰ کے منشاء کو پورا کرنا مومن کے لئے باعث فخر اور حصول ثواب کا بہترین ذریعہ ہے

سالہائے گزشتہ میں بعض مخلصین وفود کی صورت میں جہاں جہاں کے موقع پر وقت نکال کر دوستوں میں تحریک کر کے اس کا اثر میں حصہ لیتے رہے ہیں۔ اور ان کی تحریک بہت کامیاب ہوتی رہی ہے۔ لہذا اس سال بھی جو دوست اس کا اثر میں حصہ لینا چاہیں۔ اور جہاں جہاں کے موقع پر وقت دے سکیں وہ اپنے نام دفتر ہذا میں بھیج کر مشکو فرمائیں۔

وفاقد دو واجاب پر مشتمل ہوگا۔ اور خاص خاص علاقوں یا حلقوں کے لئے خاص خاص وفد مقرر کئے جائیں گے۔ بہتر ہو کہ تمام مجبورا تہ وقت دوست اس امر سے بھی آگاہ فرمائیں۔ کہ ان کو کس ضلع کے لئے اور کس دوست کے ہمراہ تعینات کیا جائے۔ تاکہ کام میں سہولت ہو۔ میں یہ کرتا ہوں۔ کہ اجاب کثرت سے اپنے نام پیش کریں گے۔ اور چونکہ جہاں جہاں بہت قریب آ گیا ہے۔ اس لئے کوشش کرنی چاہیے کہ بہت سے نام پیش کریں۔ تاکہ حلقے قبل از حد بھر کر دیئے جائیں



# سالانہ پروردگار کے اجتماعات

## اپنے پریش کو مضبوط کیے

### افضل

میں اس عرصہ اخلاص کے ذریعہ تمام جماعتوں کے امرا پریذیڈنٹ اور سکریٹریان قبضہ ہائے مختلفہ خصوصاً سکریٹریان دعوت و تبلیغ کو متوجہ کرنا چاہتا ہوں۔ کہ وہ سلسلہ احمدیہ کے واحد آرگن افضل کی توسیع اشاعت کے لئے خاص جدوجہد فرمائیں آج کل رس بات کی زیادہ سے زیادہ ضرورت ہے۔ کہ صحیح افکار و آرا کی اشاعت ہو۔ جس کا واحد ذریعہ افضل ہے۔ دنیا ایک کشمکش کی حالت میں ہے۔ اور واقعات و حوادث کے تہاجم میں کوئی راہ نظر نہیں آتی۔ اس لئے نہایت سخت ضرورت ہے۔ کہ ہم افضل جو خدا کے مقرر کردہ خلیفہ برحق (یدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز) کے ہدایت ناموں کا آئینہ ہے۔ ہر سوسائٹی ہر گھر اور ہر انجمن میں پہنچادیں۔ اس میں آپ سے کسی مالی قربانی کا خصوصیت سے مطالبہ نہیں۔ بلکہ آپ سے یہ چاہا جاتا ہے۔ کہ اپنا کچھ وقت خرچ کر کے اپنے اجراء و اقربا اور اپنے حلقہ اثر میں یہ تحریک کریں کہ وہ کم از کم تین ماہ کے لئے ہی افضل کے خریدار بن جائیں۔ اس کے بعد افضل اپنی سفارش خود آپ کرے گا۔ افضل کو نہایت محنت سے مرتب کیا جاتا ہے۔ اس میں قوم کی صحیح راہنمائی ہوتی ہے۔ واقعات عالیہ پر آرا و حیمو کا سلسلہ ہے۔ اسلام کے فضائل پر التزام مضامین ہوتے ہیں۔ اسلامی تمدن اسلامی کیریئر کی برتری ثابت کی جاتی ہے۔ غیر مذاہب کے اعتراضات کے جواب دیتے جاتے ہیں۔ کشمیر کے متعلق مضامین ہوتے ہیں۔ عرض ہر امر حق کی تائید اور باطل کی تردید کی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ حضرت امام مہام کے خطبات جمعہ و تقاریر من و عن ناظرین کو پہنچانے جاتے ہیں۔ آپ کے قائم کردہ نظام کی نظارتوں کے اعلانات و ہدایات درج ہوتی ہیں۔ عرض ایک اخبار میں جو کچھ ہونا چاہیے وہ سب اس میں ہوتا ہے۔ ہفتہ میں تین بار یعنی ہر دو سرے دن شائع ہوتا ہے قیمت سالانہ دس روپے چھ ماہ پانچ روپے تین ماہ کے لئے درود پے آٹھ آنے۔ چند بہر حال بیگی لیا جائیگا جس کی ادائیگی بذریعہ ہتی آؤ ہو۔ یا جیلہ پر دستی تو پانچ آنے کی کفایت ہوگی۔ نمونہ مفت ہے

# اہل بیت کی کامیابی ایک نئی شاہد

## مصباح

اسی سلسلہ میں یہ عرض بھی کر دوں۔ کہ خواتین کے لئے مصباح اخبار ہے۔ جو بیٹن میں دو بار شائع ہوتا ہے۔ اور جس میں ہر قسم کے دینی و دنیاوی مضامین ہوتے ہیں۔ پس آپ اپنے گھروں میں یہ اخبار ضرور جاری کرائیں۔ چندہ سالانہ بھی معمولی ہے یعنی صرف دو روپے آٹھ آنے نمونہ مفت۔ جس پر آنے والی خواتین کا خصوصیت سے فرض ہے۔ کہ وہ اپنے اخبار کے خریدار بنانے کے لئے پوری پوری جدوجہد کریں۔ اور کوئی لکھی پڑھی خاتون اس میں نہ رہے۔ جو مصباح کی خریدار نہ ہو۔

## ریویو آف ریویو

اس رسالہ کے لئے کوئی خاص اپیل کرنے کی ضرورت اس لئے نہ تھی۔ کہ ہر احمدی کو حضرت سید موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ خواہش معلوم ہے۔ کہ اس کے خریدار کم از کم دستہ ہونے چاہئیں۔ اس رسالے میں انگریزی رسالہ ریویو کے مضامین کا ترجمہ شائع ہوتا ہے۔ اور علمی و شعری مضامین شائع کئے جاتے ہیں جن میں اسلام و احمدیت کی تائید اور مذاہب باطلہ کی تردید ہوتی ہے آپ نمونہ مفت منگوا کر دیکھ سکتے ہیں۔ صرف تین روپے سالانہ چندہ ہے۔ احباب جماعت سے کئی بار عرض ہو چکا ہے۔ کہ اس رسالہ کے خریدار اتنے کم ہو رہے ہیں۔ جو اپنے اخراجات طبع بھی ادا نہیں کر سکتا۔ اس لئے ہر انجمن احمدیہ ہر جماعت احمدیہ ہر گھر احمدی کا فرض ہے۔ کہ وہ اس کی اشاعت میں حصہ لے۔ اگر اب تک خریدار نہیں۔ تو اب ہو جائے۔ چار آنے ماہوار حضرت سید موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشاد کی تعمیل میں خرچ کرنا کوئی بار نہیں۔ بلکہ عین خوب حصول سعادت و ادرین ہے

قاہرہ سے "الفتح" نامی ایک عربی اخبار نکلتا ہے۔ اس کے پرچہ میں احمدیت کے متعلق ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ جس کے بعض حصص کا ترجمہ احباب کی دلچسپی کے لئے اور تباہی کے لئے کہ احمدیت کا عربی حاکم پر کیا اثر ہے۔ شائع کیا جاتا ہے۔ اخبار مذکور دکھانا ہے۔

احمدیت ایک عظیم الشان حرکت ہے جس کے برون انکاف عالم میں زور کثیر خرچ کر کے اپنی دعوت کو مختلف زبانوں میں پہنچایا ہے۔ اور یہ سلسلہ اس قدر ترقی کر چکا ہے۔ کہ آج ان کے مشن ایشیا اور یورپ۔ امریکہ و افریقہ میں قائم ہو چکے ہیں۔ اور چونکہ ان کے پاس حقائق اسلام اور اس کے احکام کا ایک بیش بہا ذخیرہ موجود ہے۔ اس لئے تاثیر اور فلاح کے لحاظ سے نصاریٰ کی ترقی ان کے سامنے کچھ بھی حقیقت نہیں رکھتی۔

جو شخص ان کے جلیل القدر اعمال کو دیکھ لگا۔ وہ حیرت اور تعجب کر لگا۔ کہ کس طرح اس چھوٹے سے فرقہ نے وہ کام کر دکھایا ہے جسکو کروڑوں مسلمان کرنے پر قادر نہیں ہو سکے۔ اور یہی کامیابی ہے جسکو احمدی لوگ اپنی صداقت کا اعجاز قرار دیتے ہیں۔ پھر عام مسلمانوں کی مذہبی اور سیاسی مردنی نے ان کی کامیابی پر اور بھی چار چاند لگا دیئے ہیں

کیا مسلمانوں پر واجب نہیں۔ کہ وہ حضرت عیسیٰ کی الوہیت اور کفارہ وغیرہ عقائد فاسدہ کو یورپ اور امریکہ کے اذہان سے زائل کریں۔ یہ مسلمان امداد علماء۔ اغنیاء اور فقراء کا فرض تھا کہ عیسائیت کے تباہ کن اور باطل اثرات کو مٹائے لیکن آج صرف احمدی ہی ایسے نظر آتے ہیں جو اپنے اسوال اور نفوس سے اس قدر متہم باشان کام سر انجام دے رہے ہیں۔ کہ اگر دیگر مسلمانوں کے چہیتے چہیتے گھڑ بیٹھ جائیں۔ اور دیکھتے دیکھتے تم گھس جائیں تب بھی اسوال اور نفوس کی قربانی کے لحاظ سے اس تکلیف جماعت کے عشر عشر کے برابر بھی کام نہیں کر سکتے۔

ناظرین یہ اس اخبار کی شہادت ہے۔ جو سلسلہ احمدیہ کا شدید دشمن ہے۔ اس شہادت سے آپ معلوم کر سکتے ہیں کہ احمدی کیا کام کر رہے ہیں۔ اور دنیا پر ان کا کیا اثر ہے۔ (دکٹار شیخ عبدالقادر "حامد")

چند ہری نواب الدین صاحب مرحوم امیر جماعت احمدیہ ناردوال اس سال تیار ہو کر مکمل ہو چکی ہے۔ اور زمانہ زمانہ الگ الگ ٹیمز کے لئے کافی انتظام ہے اس لئے جو دوست وہاں ٹھہرنا چاہیں یا رات کی گاڑی ناردوال آئیں وہ یہاں ہی قیام فرمائیں۔ چاکر محمد بن عبدالقادر

## اجتہاد کی ریت کیلئے اعلان

جملہ احمدی احباب جو جلسہ پر برائے نام دوال آنا چاہیں۔ ان کی اطلاع کے لئے لکھا جاتا ہے۔ کہ ناردوال میں احمدیہ مسجد سید باگچہ چورہری نواب الدین صاحب مرحوم امیر جماعت احمدیہ ناردوال اس سال تیار ہو کر مکمل ہو چکی ہے۔ اور زمانہ زمانہ الگ الگ ٹیمز کے لئے کافی انتظام ہے اس لئے جو دوست وہاں ٹھہرنا چاہیں یا رات کی گاڑی ناردوال آئیں وہ یہاں ہی قیام فرمائیں۔ چاکر محمد بن عبدالقادر











# ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

حکومت برطانیہ نے سرکاری گزٹ کے ایک اعلان کے ذریعہ ۱۴ اسی دہائی اور انگریزی تقویم میں ممنوع قرار دے دی ہیں۔ جس میں گاندھی جی کی ہندوستان سے لندن کو روانگی درود انگلستان اور وہاں ان کی سرگرمیوں کے عین دکھائے گئے ہیں۔

سرکاری گزٹ کی ایک اطلاع منظر سے گزریا ست تیسرے حکم کے تحت میں جو تحقیق ہوئی ہے۔ اس کے سلسلہ میں لوگ مظاہرے اور جلے کر رہے تھے۔ کہ گورنمنٹ نے انہیں ہٹا کر روک دیا۔

مسول کے نام نہ لگا کر بیان ہے کہ مظلومین اور جو دہی کے اپنے گھروں کو واپس آگئے ہیں۔ انہیں کہا گیا ہے کہ اگر وہ اپنے گھر پر نہ ہارندامت کریں تو مہاراجہ صاحب انہیں معاف کر دیں گے۔ اگر نہ ان کے خلاف کارروائی عمل میں لائی جاوے گی۔

آئر لینڈ میں برطانیہ شراب کا مقابلہ پر زور طریق پر کیا جا رہا ہے۔ برطانیہ شراب جہاں فروخت ہوا کرتی تھی وہاں سلع آئرش نوجوانوں نے چھاپا مارا۔ اور شراب کو نالیوں میں انڈیل دیا۔

مسودہ قانون اس عامہ سرحد جو گزشتہ اکتوبر میں مجلس آئین ساز سرحد میں منظور ہو چکا ہے۔ گورنر جنرل نے بھی اسے منظور کر لیا ہے۔

شیخوپورہ سے ۱۵ دسمبر کی اطلاع ہے۔ کہ مندر ڈیرہ تا قندھار کے جو گاندھی جی کے برت کے ایام میں اچھوتوں کے لئے کھول دیا گیا تھا اب پھر سنائیوں کی مخالفت کے باعث اچھوتوں پر بند ہو گیا ہے۔ کچھ دن ہوئے اچھوتوں نے مندر میں داخل ہونے کی کوشش کی۔ تو تقریباً بیس سنائیوں نے لالچیوں سے مزاحمت کی۔

برنگال آرڈی نانس بل ۱۶ دسمبر بنگال کونسل میں ۴۱ ووٹوں کی موافقت اور ۳۲ کی مخالفت سے پاس ہو گیا ہے۔

ننگرانہ صائب کے سابق ہمت نرائن داس کو پنجاب گورنمنٹ نے دو ماہ کے لئے ضلع شیخوپورہ میں داخلگی سے منع کر دی ہے۔

پکتان کولڈ سٹریچ کے قتل کے فوراً بعد انسپکٹر جنرل پولیس سرحد اور دیگر حکام دائرہ کو تہدید آمیز خطوط لکھنے کے الزام میں ایک کانگریسی جنرل داس کو سٹی جیل میں پتلا اور لے آئے سال قید با مشقت کی سزا کا حکم سنایا ہے۔ یہ امر یاد رہے کہ جنرل داس ہری شن کا بھائی ہے۔ جس نے چند سال ہوئے۔ گورنر پنجاب پر بیورٹی ہال میں حملہ کیا تھا۔

مسٹر پرنسٹن شاہ مغرب کا مشہور ڈراما نویس اور اداکار پرنسٹن

مشرق کی سیاحت کے لئے ۱۵ دسمبر لندن سے روانہ ہو گیا ہے۔ آپ ہندوستان آنے کا بھی ارادہ رکھتے ہیں۔

دہلی کے ذمہ دار عقول میں یہ خیر مشہور ہے۔ کہ حکومت ہند نے گاندھی جی سے پوچھا تھا۔ کہ آیا وہ رسول نافرمانی کی تحریک کو چھوڑنے اور حکومت سے اشتراک کار کرنے کے لئے آمادہ ہیں یا نہیں۔ تو گاندھی جی نے جواب دیا۔ کہ رسول نافرمانی تو اس وقت موقوف ہوگی۔ جب کانگریس کے تمام مطالبات منظور کر لئے جائیں گے۔ حکومت ہند کے ذمہ دار اراکین نے اس جواب پر غور کر کے فیصلہ کیا ہے۔ کہ گاندھی جی کو رہا کرنا خطرے سے خالی نہیں ہے۔

شکار پور میں پولیس کو حکومت برطانیہ نے اس وجہ سے معاف کر دیا ہے۔ کہ اس نے متواتر اپنے فرائض کی انجام دہی سے کوتاہی کی ہے۔

انڈیا ٹریڈنگ بینک آف انڈیا اقبالہ پر ۱۵ دسمبر پولیس نے چھاپہ مارا۔ اور تلاش لینے کے بعد بینک کے سائین بورڈ اور رجسٹر اپنے قبضہ میں کر لئے۔ نیز جانے وقت فائلوں۔ کاغذات دستاویزات اور بینک کے دیگر سامان کا حکم لیا اور لے گئے۔ واضح رہے کہ اس بینک کے خلاف بعض قبائلیوں کے سلسلہ میں ڈسٹرکٹ جج نے اقبالہ کی عدالت میں مقدمہ چل رہا ہے۔ علاوہ ازیں گورنمنٹ نے اس بینک کا اشتہار شائع کرنے پر لاہور کے بعض اخبارات کے خلاف بھی مقدمہ چلایا ہے۔

آل انڈیا مسلم لیگ کی کونسل کا ایک اہم اجلاس ۲۴ دسمبر کو دہلی میں منعقد ہوگا۔ جس میں گول میز کانفرنس اور الہ آباد کانفرنس کے فیصلوں اور بعض دیگر امور پر غور کیا جائیگا۔

مسکندر آباد ضلع ملتان کے مقدمہ میں ۲۶ دسمبر ماخوذ تھے مجسٹریٹ نے ان سب کو بری کر دیا ہے۔

برطانیہ نے اپنے دسمبر کے قرضہ کی قسط ۹ کروڑ لاکھ ڈالر امریکہ کو ادا کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ لیکن بلجیم اور پولینڈ نے ادائیگی قسط سے انکار کیا ہے۔

الجمعیۃ المسلمانہ ملتان کلکتہ نے لکھنؤ اور الہ آباد کانفرنس پر عدم اعتماد کا اظہار کرتے ہوئے آل انڈیا مسلم لیگ اور آل انڈیا مسلم کانفرنس کے اجلاس خصوصی کی تائید میں اپنی خدمات پیش کرنے کی تجویز پاس کی ہے اور اعلان کیا ہے کہ ملت اسلامیہ کے لئے کوئی اصل قابل قبول نہ ہوگا۔ جب تک کہ وہ مسلم کانفرنس کے اصولوں پر مبنی نہ ہو۔

حکومت کے نئے فیصلے کے ماتحت عین مد مزید جنگانی سیاسی نظریہ دہلی جیل میں لائے جائیں گے۔ اس مقصد کے لئے جیل میں وسعت پیدا کی جا رہی ہے۔

انڈین فیکٹری ایکٹ ۱۹۴۸ء کے ایک نوٹ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ آج کل کارخانوں کی مجموعی تعداد ۹۲۰۰۰ ہے۔ جن میں سے کام کرنے والے ۸۱۲۳ ہیں۔ مزدوروں کی اوسط تعداد ۸۴۳۱۱ ہے۔ گذشتہ سال سے ۹۶۸۱۵ مزدوروں کی کمی دکھائی گئی ہے۔

سناتن دہرمیوں کی طرف سے سرگئی ہوتری صدر سناتن دہرم سبھالا ہور نے اچھوتوں پر گورنر دیور مندر کے دروازے کھولنے کے خلاف مسٹر زمرن کو برقیہ ارسال کی ہے۔ نیز ایک برقیہ وائس لائے ہند کو بھیجی ہے۔ جس میں اس بل کو مذہبی دخل انداز قرار دیا ہے جو اچھوتوں کے مندروں میں داخلہ کے متعلق پیش کیا جانے والا ہے۔

چٹاگانگ کے ہندوؤں پر انارکسوں کی حملت کرنے کے جرم میں گورنمنٹ نے جو اسی ہزار روپیہ جرمانہ کیا تھا۔ اس کے لئے ہندوؤں کی طرف سے اس جرمانہ سے رہائی کے لئے درخواستیں پیش ہوئیں۔ لیکن گورنمنٹ نے دوسری جرمانہ کے لئے طیارا شروع کر دی ہیں۔

جمیعت اقوام کی ایک کونسل نے حکومت برطانیہ کی درخواست پر انگریز شین تنازعہ کو اپنے ایجنڈے میں شام کر لیا ہے۔ توقع ہے کہ کونسل اس معاملہ پر بحث کرنے کے لئے جلد ہی سی ایک اجلاس منعقد کریگی۔

واشنگٹن کی ایک اطلاع منظر ہے کہ چھ ممالک نے اپنے قرضہ جات کی قسطیں امریکہ کو ادا کر دی ہیں جن کے نام یہ ہیں۔ برطانیہ۔ اطالیہ۔ زیگو سلاویا۔ فن لینڈ۔ لٹویا اور لیتھوینیا۔ او جن ممالک نے ابھی تک ادائیگی نہیں کی وہ فرانس بلجیم۔ پولینڈ۔ استونی اور ہنگری ہیں۔

آل انڈیا مسلم کانفرنس کے سالانہ اجلاس منعقدہ کلکتہ کی صدارت کے لئے علامہ عبد اللہ یوسف علی تجویز کئے گئے ہیں غالباً ۲۶ تا ۲۸ دسمبر کو یہ اجلاس کلکتہ میں ہوگا۔

برما کونسل میں ۱۶ دسمبر جدید پریذیڈنٹ کا انتخاب عمل میں آیا۔ صدارت کے لئے چار امیدوار تھے۔ برائن جو گونی میز کانفرنس کے مندوب منتخب ہو چکے ہیں اور مسٹر ۹ کلکتہ تک کونسل کی صدارت کے فرائض سرانجام دیتے رہے ہیں۔ دو باہ صدر منتخب ہوئے ہیں۔

دارالعوام کے کمیٹی ردم میں ۱۵ دسمبر ایک تاریخی اجلاس منعقد ہوا۔ جس کا اہتمام نیشنل لیگ کی طرف سے کیا گیا تھا۔ پارٹنر کے دونوں ایوانوں کے ارکان میاست دان اور گول میز کانفرنس کے ارکان بھی شامل تھے۔ چوہدری ظفر اللہ خان صاحب۔ ڈاکٹر سر اقبال۔ ہرنائی نس سرافاں اور سر ابرار چیدری نے مسلمانوں کے مطالبات

پارٹنر کے دونوں ایوانوں کے ارکان میاست دان اور گول میز کانفرنس کے ارکان بھی شامل تھے۔ چوہدری ظفر اللہ خان صاحب۔ ڈاکٹر سر اقبال۔ ہرنائی نس سرافاں اور سر ابرار چیدری نے مسلمانوں کے مطالبات